حج تجاویز برائے وفاقی وزارت مذہبی امور

مولانا سعید احمد صدیقی

پروفیسر سعید الرحمن

حج جو کہ اسلام کا رکن اعظم ہے اس اعتبار سے کہ یہ مالی و بدنی عبادتوں کا مجموعہ ہے اسلام کے سوا کسی اور آسمانی یا غیر آسمانی مذہب میں اس کی نظیر نہیں ملتی اسلام کی انفرادی خصوصیات میں اسلام کا یہ رکن رکین بے مثال ہے اس لئے عالمی سطح پر اور ملکی سطح پر اس بات کی اشد ضرورت ہے اس فریضے کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کی سہولیات و آسانی پیدا کی جائے۔

ذیل میں چند اہم تجاویز پیش کی جاتی ہیں جن پر عمل درآمد کے ذریعے حجاج کرام کی تکالیف اور پریشانیوں میں بہت حد تک کمی واقع ہوسکتی ہے اور ان تجاویز پر آئندہ مزید سہولیات کی تعمیر بھی ہوسکتی ہے۔

ا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں مستقل تقرری پر جانے والے افسران اور عملہ کی تعیناتی بہت چھان بین اور دیکھ بھال کے بعد ہونی چاہئے صرف نہایت ایمان دار، بردبار، خوش اخلاق، منکسر المزاج اور صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنے والے عملہ کی تعیناتی ہونی چاہئے جو وہاں جانے والے لوگوں سے شرافت اور نرمی سے گفتگو کریں اسی طرح جدہ کے پاکستانی سفارت خانہ اور حج آفس میں بھی ایسے ہی عملہ کی تعیناتی ضروری ہے جو ملک وقوم کا وقار بلند کرسکیں اور مقامی حالات سے مکمل طور پر باخبر ہوں۔

۲۔ حج وفد، وزراء اور اعلیٰ عہدیداروں کے استقبال اور انتظامات کے لئے ایک عملہ تعینات ہونا چاہئے تاکہ متعلقہ عملہ اپنا کام چھوڑ کر ان حضرات کی خاطر و مدارات میں نہ لگا رہے۔

۳۔ حج کے اخراجات میں کمی کی جائے کیونکہ اب اس فریضہ کی ادائیگی کی سعادت سے

متوسط طبقہ محروم ہوتا جارہا ہے اور کتنے ہی اپنے دل میں یہ خواہش لئے عالم بالا کو سدھار گئے۔

۴۔ بحری راستے سے حج کی سہولت کا اجرا دوبارہ کیا جائے اور اب تو اس ٹیکنالوجی میں بہت جدت آگئی ہے اور یہ نسبتاً بہت سستا ہے۔

۵۔ حج فارم کو آسان تر بنایا جائے اور مقامی زبان کا ترجمہ بھی ساتھ تحریر کیا جائے۔

۶۔ پاسپورٹ کی فراہمی میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے اسے بروقت اور گھر کے دروازے پر فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

۷۔ خدام الحجاج کا تقرر خالصتاً میرٹ پر کیا جائے تاکہ حجاج کرام کو زیادہ بہتر رہنمائی و سہولتیں میسر ہوں۔

۸۔ گروپ لیڈر نوجوان شخص کو مقرر کیا جائے۔

۹۔ ہمارے ہاں عموماً لوگ بڑھاپے میں اس فرض کی ادائیگی کی طرف مائل ہوتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جو لوگ ریٹائرڈ ہوتے ہیں وہ اس وقت جو پیسے ملتے ہیں اُس سے حج ادا کرتے ہیں حکومت ایسے اقدامات کرے کہ لوگ جوانی میں حج پر جاسکیں کیونکہ حج میں جو مشقت پیش آتی ہے وہ ایک نوجوان فرد زیادہ آسانی سے برداشت کرسکتا ہے۔

۱۰۔ ضلعی، سٹی، صوبائی اور وفاقی سطح پر ہر ادارے سے دو افراد کو ہر سال قرعہ اندازی کے ذریعے حج پر بھیجا جائے اور اس کا خرچہ متعلقہ ادارہ برداشت کرے۔

۱۱۔ سود سے پاک ایسی اسکیم کا اجراء کیا جائے کہ غریب افراد ایک مناسب ماہانہ رقم کی ادائیگی کے ذریعے حج کی سعادت حاصل کرسکیں خانہ کعبہ اور روضۂ رسول ﷺ دیکھنے کی تڑپ عملی طور پر پوری کرسکیں۔

۱۲۔ حجاج کرام کے اہم ترین مسائل میں جمرات پر حادثہ بھی بڑا اہم مسئلہ ہے اگرچہ پہلے کی نسبت اس میں کمی واقع ہوئی ہے تاہم اگر ایک دو منزلیں اور بنادی جائیں تو بھیڑ بھاڑ اور اژدھام میں بہت حد تک کمی ہوجائے گی اور اموات کا بالکل اندیشہ نہیں رہے گا، حجاج کرام کی ایک بڑی مشکل آسان ہوجائے گی میتوں اور زخمیوں کو اٹھانے کے لئے جو اقدامات کرنے پڑتے ہیں وہ بھی نہ کرنے پڑیں گے حکومتی سطح پر سفارتی ذرائع سے اس تجویز پر عملدر

آمد ممکن ہے۔

۱۳۔ حجاج کو اس بات کی تربیت دی جائے کہ جب وہ خانہ کعبہ یا مسجد نبوی ﷺ سے باہر نکلیں تو اکا دکا سڑک عبور نہ کریں بلکہ گروپ کی شکل میں عبور کریں چلنے کے لئے فٹ پاتھ استعمال کریں اور جہاں پولیس والے موجود ہوں ان کی مدد سے سڑک عبور کریں۔

۱۴۔ حج اور عمرے پر جانے والے افراد مالی طور پر مستحکم ہوں، کیونکہ بعض پاکستانی مختلف طریقوں سے بھیک مانگتے نظر آتے ہیں یہ ملک کی عزت وقار کے لئے بڑی عار کی بات ہے۔

۱۵۔ حاجیوں کی تربیت جدید خطوط پر ویڈیو سے کی جائے ہر مرحلے پر ہر عمل، ہر طریقہ انہیں ویڈیو کی مدد سے دکھایا جائے تاکہ ناخواندہ افراد بھی صحیح تربیت حاصل کرسکیں۔

یہ ویڈیو موبائل میں لوڈ کر کے بھی دی جاسکتی ہے تاکہ بروقت حاجی گائڈ لائن لے سکے

۱۶۔ پاکستانی حجاج بعض اوقات اپنا مقام بھول جاتے ہیں اس لئے ہر پاکستانی حاجی کے پاس ملک کا مخصوص نشان ہوتا کہ ایک دوسرے کی رہنمائی اور مدد کرسکیں اور اپنائیت حاصل ہو۔

۱۷۔ ٹرانسپورٹ: اگرچہ اس سلسلے میں بہتری آئی ہے تاہم اب بھی سہولت اور بہتری کی اشد ضرورت ہے خصوصیت کے ساتھ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے قیام کے دوران جبکہ وقت کی بہت کمی ہوتی ہے اور صحیح وقت پر ہر جگہ پہنچنا لازمی ہوتا ہے اس سلسلے میں حجاج کرام کو معلموں کے کارندوں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑنا چاہئے اور حکومت از خود اپنی نگرانی کرے۔

۱۸۔ بیت الخلاء کے حوالہ سے بزرگوں کے لئے اب بھی بڑی مشکلات ہیں اس میں بہتری لائی جائے خصوصیت کے ساتھ جہاز کے اندر باتھ روم اور خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے باتھ روم میں جو پانی استعمال کرنے کے کنکشن لگے ہوئے ہیں ان کے استعمال کا طریقہ بتانا چاہئے۔

۱۹۔ حاجیوں کو مختصر مدت میں حاجی کیمپ میں تمام مراعات فراہم کی جائیں جن کے ذریعے حجاج مقامات مقدسہ سے آگاہ ہوسکیں۔

۲۰۔ حج گروپ اور کاروان اب قاعدہ کاروبار کی شکل اختیار کرچکے ہیں اس کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے صرف خدمت کے جذبے سے سرشار اداروں اور گروپ کو رجسٹریشن دی جائے۔ باقی سب کو بلیک لسٹ کیا جائے خصوصیت کے ساتھ کاروباری شکل اختیار کرنے

والوں کی نہ صرف حوصلہ شکنی کی جائے بلکہ ان کے لئے مناسب تعزیر ہو۔

۲۱۔ حرم کے قریب رہائش کا ہمیشہ حکومتی سطح پر اور دیگر اداروں کی جانب دعویٰ ہوتا ہے لیکن ہوتا برعکس ہے اگرچہ حجاج کا ایک حصہ اس سے مستفید ہوتا ہے تاہم کلی طور پر ایسا نہیں ہو پاتا اور لوگوں کو بڑی پریشانی ہوتی ہے اور وہ اپنی پانچوں وقت کی نمازیں حرم کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ میں باجماعت ادا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

۲۲۔ طبی امداد: دیہات والوں کے لئے ایم بی بی ایس ڈاکٹر کے ساتھ اطباء اور ہوموپیتھ ڈاکٹر کا تقرر بھی ہونا چاہئے اور بروقت طبی امداد کو یقینی بنایا جائے۔

۲۳۔ حج پالیسی بنانے سے قبل عوام اور مختلف اداروں سے علماء کرام سے اور اسلامی نظریاتی کونسل سے رائے لی جائے صحیح اور مناسب رائے پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے، ایسی پالیسی نہ ہو جو کسی مالیاتی ادارے کے لئے بنائی جاتی ہے کم از کم لیٹ فیس چارجز وغیرہ کا سلسلہ قطعی طور پر نہ ہو۔

۲۴۔ حج کانفرنس میں جو تجاویز متفقہ طور پر پیش کی جائیں ان پر عملدرآمدی یقینی بنایا جائے وزارت حج ازخود تمام معاملات کا فیصلہ نہ کرے۔

۲۵۔ حکومت نج کاری کی پالیسی پر زور وشور سے گامزن ہے اسے ملک اور عوام کی ترقی وخوشحالی کا محور بتاتی ہے حج کے مسئلہ پر بھی نج کاری کی پالیسی اپنائی جائے۔

۲۶۔ ہر حاجی خواہ مرد ہو یا عورت وہ ملک کا سفیر ہوتا ہے اور اس کی عزت وذلت کا سبب بنتا ہے یہ دیکھا گیا ہے کہ خواتین پردے کا خیال نہیں رکھتیں، یہاں سے تو عباء پہن کر جاتی ہیں لیکن وہاں جاتے ہی اتار دیں گی اس سلسلے میں خواتین میں مذہبی احساس و بیداری کی ضرورت ہے اس سلسلے میں گروپ لیڈر اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔

۲۷۔ سعودی عرب انتہائی سخت قوانین کا حامل ملک ہے حجاج کرام کو اس بات کی تربیت دی جائے کہ وہ وہاں کے قوانین پر سختی سے عمل کریں۔

۲۸۔ ایئرپورٹ پر پانچ چھ گھنٹے کا قیام حجاج کرام کے لئے بسا اوقات بڑا تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے کوشش کی جائے کہ اس کا دورانیہ بہت مختصر ہو۔

۲۹۔ منیٰ میں پاکستانی حکام نے ڈسپنسری قائم کی ہوئی ہے اگر کوئی بیمار شخص شروع کے مکتب میں رہائش پذیر ہے تو اسے بہت لمبا سفر کرنا پڑتا ہے وہ بیماری کی حالت میں اتنا لمبا فاصلہ طے نہیں کر سکتا اور سواری ویسے بھی ممنوع ہے لہٰذا جس طرح ہندوستان سے آئے ہوئے مسلمانوں کے لئے بھارتی حکومت نے مکتب کے اندر ہی ڈاکٹر اور دوائیوں کا بندوبست کیا ہے حکومت پاکستان بھی ایسا ہی کرے اور سینٹرل ڈسپنسری قائم کرنے کے بجائے اسٹاف کو مختلف مکتب میں بٹھایا جائے۔

۳۰۔ پی آئی اے نے مدینہ منورہ میں ایک بڑا آفس کھولا ہوا ہے جو سعودی اوقات کے مطابق ایک سے پانچ بجے تک بند رہتا ہے یہ لوگ پاکستانی حجاج کی خدمت کے لئے گئے ہوئے ہیں اس لئے ان کو پاکستان کے اوقات کار کے مطابق کام کرنا چاہئے اس لئے کہ سعودی ٹیکسی ڈرائیور سورج ڈھلتے ہی دس ریال کی جگہ تیس ریال مانگنا شروع کر دیتے ہیں۔

۳۱۔ ایک اہم تجویز یہ ہے کہ عازمین حج کو اپنی پسند کی ایئر لائن سے جانے کی اجازت ہونی چاہئے اس طرح مسابقت سے معیار بڑھے گا اور ہر بڑے شہر سے حج پر جانے کی سہولت فراہم ہونی چاہئے ایک یا دو ائر لائنوں کی پابندی اور اجارہ داری کا خاتمہ کیا جائے۔

۳۲۔ حاجیوں کو ٹرانسپورٹ کے مسئلہ اور ادویات لے جانے کی پابندی سے آزاد کیا جائے کیوں کہ بسا اوقات بعض مریضوں کو ایسی دوا راس آتی ہے جو ہر جگہ دستیاب نہیں ہوتی۔

۳۳۔ خدام الحجاج کے لئے ضروری ہے کہ تربیت یافتہ ہوں اور عربی زبان پر عبور رکھتے ہوں تا کہ عازمین حج کی صحیح رہنمائی ہو سکے فوج کے ساتھ سول ملازمین سے بھی برابر تعداد میں خدام الحجاج لئے جائیں۔

۳۴۔ بھارت سے حجاج کرام کی تعداد زیادہ ہوتی ہے لیکن ہمارے مقابلے میں اخراجات کم ہیں اور وہ بھی تین قسطوں میں لیتے ہیں ہمیں بھی اس سلسلے میں اچھی پالیسی وضع کرنی چاہیے۔

۳۵۔ ہر ادارے میں اچھے برے افراد ہوتے ہیں وزارت حج، پی آئی اے، سفارت خانہ، کیمپ آفس وغیرہ حکومت کا فرض ہے کہ ان میں سے خدمت کے جذبے سے سرشار، محنتی صحت مند اور اہل افراد کا چناؤ کر کے حج اور عمرے سے متعلق دفاتر میں تقرر کرے تا کہ لوگوں کو سہولیات اور ہمدردی فراہم ہو۔

۳۶۔ حکومت سرکاری ملازمین کے لئے سہولت پیدا کرے، حج کا پہلا مرحلہ N.O.C کا ہوتا ہے سرکاری دفاتر میں اوسطاً چھ ماہ لگ جاتے ہیں۔ کالج اساتذہ پہلے کالج پرنسپل پھر D.O اس کے بعد E.D.O پھر D.C.O سے N.O.C حاصل کر کے سندھ سیکریٹریٹ میں N.O.C اپنا جمع کراتے ہیں اگر ۱۹ یا ۲۰ گریڈ کا امیدوار ہے تو کیس چیف سیکریٹری تک جاتا ہے۔

۳۷۔ کالجز میں اسلامیات کے اساتذہ علوم اسلامیہ کے ساتھ علوم حاضرہ سے واقف ہوتے ہیں اگر چاروں صوبوں سے خدام الحجاج کی حیثیت ان اساتذہ کو بھیجا جائے تو یقیناً حاجیوں کو زیادہ سہولت ہوگی۔

امید ہے کہ وزارت حج ہماری تجاویز کا جائزہ لے کر جن تجاویز پر عمل درآمد ممکن ہے اس پر عملی اقدامات کرے گا اور یہ کہ حجاج کی حقیقی خدمت کر کے نہ صرف دین و دنیا بلکہ آخرت میں بھی سرخرو ہوگا اور اس کو اپنی نجات کا ذریعہ بنائے گا